© rasailojaraid.com

مرزائی اور بہائی

(از ایڈیٹر)

ہماری تحقیق یہ ہے جس کا ثبوت ہم مکمل رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی شیخ بہا اللہ ایرانی کے پس رو تھے یعنی جتنے ان کے دعوے ہیں یہ سب انہیں سے سیکھے ہیں۔ مہدی، مسیح وغیرہ کے دعاوی تو صاف صاف الفاظ میں انہیں سے ماخوذ ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ایرانی صاحب نے ایک ایسا دعویٰ کیا تھا جس نے ان کو اسلامی دنیا میں ناکام اور سخت بدنام کیا۔ مرزا صاحب نے اس دعوے سے نفرت کا اظہار کر کے اس سے علیحدگی اختیار کی۔ یعنی ایرانی صاحب نے کہا تھا کہ قرآن کتاب اللہ کلام الٰہی ہے۔ مگر میرے آنے سے منسوخ ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن مجید کو بحال رکھا۔ لیکن اس کے معانی کی بابت یہ کہا کہ "جو معنی میں کروں وہی صحیح ہونگے۔ کیونکہ میں حکم عدل ہوں جس حدیث کو میں صحیح کہوں وہ صحیح ہوگی۔ جس کو میں ضعیف کہوں وہ ضعیف ہوگی۔ چاہے سارے محدثین میرے برخلاف ہوں" (اعجاز احمدی)

درحقیقت بڑی سوچ بچار کے بعد یہ رائے قائم کی گئی ہے تاکہ سانپ بھی مرے اور سوٹا بھی بچے۔ ایرانی مدعی پر مسلم آبادی جسطرح ناراض ہوئی تھی مجھ سے نہ ہوگی۔ اور کام بھی بن جائیگا۔ اسی بنا پر جب کہا جاتا ہے کہ نزول مسیح موعود کے لئے مقام دمشق مخصوص ہے تو فرمایا اس دمشق سے مراد قادیان ہے۔ پوچھو یہ ترجمہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ تو ایک شہر کا علم (نام) ہے جواب یہ ہے کہ۔ مسیح موعود کا منصب یہی ہے کہ اس کا فیصلہ ناطق ہو۔ اب کس کا سر پھرا ہے جو دوبارہ بولے۔

خیر اس مشابہت کو یہاں ہی چھوڑتے ہیں اور آج ہمارا جو مقصد ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ جتنی آیات خدا تعالےٰ کے نام سے یا قیامت کے نام یا اوصاف سے قرآن مجید میں آتی ہیں ان سے مراد شیخ بہاء اللہ کا ظہور ہے۔ مثلاً الیوم الموعود۔ الیوم الحق۔ یوم الجمع وغیرہ ان سب سے مراد ایرانی شیخ کا ظہور ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے ان سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بڑھ کر کمال کیا۔ آپ نے نقل تو پوری اتاری۔ مگر نقل اتارنے میں بالغ نابالغ کی مثال صادق آگئی ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ جہاں مکان بنتا ہے وہاں بڑھئی لکڑی کا کام کرتے ہیں۔ چھوٹے بچے ان کو کام کرتے دیکھتے ہیں جب وہ کھانا کھانے کو جاتے ہیں تو بچے آکر ان کی نقل اتارتے ہیں مگر اپنی نابالغی اور عدم تعلیم کی وجہ سے بسا اوقات ہتھیاروں سے ہاتھ زخمی کر لیتے ہیں۔ یہی مثال ہے اب مرزا صاحب قادیانی کی شیخ ایرانی کی غیر حاضری میں۔ ان کی طرح دعوے تو کیا۔ مگر جو دلیل پیش کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے بجائے سنوارنے کے اپنے ہاتھوں کو زخمی کر لیا جس کی تفصیل یہ ہے ناظرین ہماری تمثیل پر غور کریں۔

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں لکھا ہے :-

"میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ يَوْمَ يَاتِيْ رَبُّكَ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ۔ یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا۔ یعنے انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کریگا اور اپنا چہرہ دکھائے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۴)

اس دلیل میں جو عربی عبارت جو بشکل آیت قرآنی لکھی ہے۔ مروجہ قرآن میں تو نہیں۔ اس قرآن میں شائد ہو جس میں (بقول مرزا صاحب) قادیان[2] کا نام درج ہے۔

ناظرین لہٰذا ہماری تمثیل پر غور کرکے داد انصاف دیں کہ مرزا صاحب نے بڑھئی کے ہتھیاروں سے اپنے ہاتھ کاٹے یا نہیں؟ یعنے شیخ ایرانی نے جو دعوے کئے تھے وہ دعوے تو غلط تھے مگر آیات صحیح تھیں۔ مرزا صاحب نے جو دعویٰ کیا۔ اس کے غلط ہونے کے علاوہ جو آیت دلیل میں پیش کی وہ بالکل بناوٹی ہے اس لئے ہم نے کہا کہ مرزا صاحب کے[1] اس دلیل بیان کرنے سے صرف اپنے علم و فضل ہی کو نقصان نہیں پہنچا بلکہ اپنی جماعت کو بھی جن کے علم و فضل پر بڑا ناز کیا کرتے ہیں سخت صدمہ پہنچایا۔

تعجب ہے کہ قادیان میں کئی آدمی حافظ قرآن تھے اور ہیں حکیم نور الدین خلیفہ اول بھی

---

[1] دیہاتی اردو ہے ناظرین معاف رکھیں (مرقع) [2] ازالہ اوہام طبع اول مصنفہ مرزا صاحب ص۳۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حافظ قرآن تھے۔ ان کے سوا اور لوگ بھی وہاں حافظ قرآن تھے۔ مگر یہ خیال نہ آیا کہ یہ آئت قرآن کے کون سے پارے میں ہے۔ لطف یہ کہ مرزا صاحب نے آئت مرقومہ کو سرسری طور پر نہیں لکھا بلکہ اس کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اور اس سے استدلال بھی کیا ہے۔ حالانکہ نہ وہ آئت صحیح ہے نہ دلیل صحیح۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج،

نوٹ مرزا صاحب کے اتباع میں کوئی شخص (قادیانی ہو یا لاہوری) ہمیں یہ الفاظ قرآن میں دکھاویں۔ تو ہم ان کو اس محنت کا انعام دس روپیہ دیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق توڑا

اور

سرسید احمد خان سے جوڑا

کس نے؟

لاہوری پارٹی نے

(۲)

(بقلم مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرتسری)

اس عنوان سے جولائی کے مرقع میں ایک حصہ درج ہوا ہے آج اس کا بقایا درج ہے۔

حضرت ابراہیم کا واقعہ نار

جناب مرزا صاحب کی تحریر ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو اس لئے

© rasailojaraid.com